

ماہنامہ

جسٹریٹ ایل نمبر ۲۶۵



دیر  
ظہور احمد کی نگہی

سالانہ چہندہ  
دو روپے

سچ

# بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطریق فخر العلماء قدوة السالکین بقاریین  
امام الحاشیین مولانا الحاج محمد ذاکر بگوئی نورانی قدوة  
مبتغایب اگر کین حوزۃ الانصاریہ بیرون پنجاب

اغراض و مقاصد ۱۔ اندرونی و بیرونی حملوں اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام۔  
۲۔ اصلاح رسوم و احیاء و اشاعت علوم دینیہ۔

قواعد و ضوابط ۱۔ رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ وی۔ پی پی پانچ آنے  
زیادہ خرچ ہوتے ہیں جو صاحب پانچ روپے یا اس سے زیادہ رقم بغرض  
اعتدات ارسال فرمائیں گے وہ معاون خاص منظور ہوئے لیے حضرات کے اسمائے گرامی شکر یہ کیا کہ درج  
رسالہ ہوا کریں گے ۲۔ غریب مفلس اشخاص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت سالانہ عید مقرر ہے ۳۔ ارکان  
حزب انصاریہ کے نام رسالہ مفت بھیجا جاتا ہے چندہ رکیت کم از کم چار آنہ ماہوار یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے  
۴۔ نمونہ کارچہ تین آنے کے ٹکٹ ارسال کرنے بھیجا جاتا ہے مفت نہیں بھیجا جاتا ۵۔ رسالہ ہر انگریزی  
ماہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک میں ڈالا جاتا ہے محکمہ ڈاک کی بے عنوانیوں اور دیہات کے چھٹی سائوں  
کی غفلت سے اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جن صاحبان کو رسالہ بے وہ مہینہ کے  
آخر میں اطلاع دیدیا کریں ورنہ دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام

بیچر رسالہ سمیت الاسلام بھیجہ پنجاب فی چاہئے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہانہ  
جدیدہ

رجسٹرڈ این نمبر ۳۶۵

# مسلم

مدیر  
(پنجاب)

مدیر  
ظہور احمد بگوی

کتاب: بابۃ تاریخ ۱۹۳۴ء تا ۱۹۵۲ء صحیح ذوالحجہ ۱۳۵۲ھ صحیح ۱۴۰۲ھ

بہتر	فہرست مضامین	صفحہ	بہتر	فہرست مضامین	صفحہ
۱	دردناک شہادت (مدیر)	۲	۷	تعلیم نسواں (محترمہ فاطمہ بیگم نشی فاضلہ)	۱۵
۲	اطلاعات عرس وہیم	۵	۸	پنجاب کے آرمیہ متروں سے سوال	۱۸
۳	نظم (ابوالنور مولوی محمد بشیر صاحب کوٹلوی)	۶	۹	(امیک حق پسند نو مسلم)	۲۱
۴	افضل الانبیاء (مولوی عبدالرحمن صاحب)	۹	۱۰	قربانی (مولوی عبدالرحمن صاحب)	۲۱
۵	پروانہ یزی (مولانا محمد دین صاحب لکھی)	۹	۱۱	احکام قربانی (مدیر)	۲۳
۶	عجاظبات مذہب شیعہ (مدیر)	۱۳	۱۱	اعتذار (شیخ)	۲۷

یا ختم نام ظہور احمد بگوی ایڈیٹر فیڈریشن مسٹر سیم پریس کوڈھا بلاک سے چھپکر پھیلوا سے شائع ہوا

# کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

حضرت مولانا محمد نصیر الدین بگوی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے دو صاحبِ زانو  
اور اہلیہ محترمہ کی

## وردناک شہادت

نواح سمندری ملک بلوچستان

{ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت غزوة شهادة (ابن ماجہ)  
والذی يموت تحت اطمح شہید (رواہ مالک وابوداؤد و ترمذی)  
و يموت الفجاءة مراحۃ للمؤمن (ابن ابی شیبہ بیہقی) }

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۲ ذیقعد ۱۳۵۲ھ دن کے ایک بجے لائل پور سے  
۱۴ میل کے فاصلہ پر ڈچکٹ کے قریب ایک لاری ایک درخت سے ٹکرائی۔ اس لاری  
میں مسلمانوں کے محبوب رہنما اور لاکھوں انسانوں کے پیارے قائد رئیس المبلغین مجاہد ملت  
عالم باعمل فاضل اہل رئیس الاتقیاء سید الصالح امیر مری اور پیارے حقیقی بھائی حضرت  
مولانا محمد نصیر الدین صاحب بگوی رحمۃ اللہ علیہ مع اپنے دو کم سن بچوں ریاض احمد و حسنا احمد اور

اپنی اہلیہ محترمہ کے سوار تھے۔ مرحوم اپنی والدہ ماجدہ کے انتقال کی خبر سن کر بھیرہ  
تشریف لائے تھے۔ اور یہاں سے واپس سمندری جا رہے تھے۔

۵۱! اس صدمہ سے وہ پیارا محبوب اس دنیا سے چل فیا۔ و ماغ پر ضرب  
لگی اور سب باتیں لے ہوئے اور خالق حقیقی کو یاد کرتے ہوئے مع اپنے بچوں اہلیہ  
کے عالم بقا کی طرف تشریف لے گئے۔ اور اپنے غلاموں اور خدام کو داغ مفارقت دیکر  
سرخ و الم اور غم و محن میں مبتلا کر گئے۔

حیف در چشم ندون صحبت یار آخر شد  
روئے گل سیر ندیم بہار آخر شد

سمندری اور گرد و نواح کے صد مسلمان سینہ بربان و ویدہ گریاں اُسی وقت موقع  
پر پہنچے۔ تمام علاقہ میں ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے کاروبار معطل کر دیا۔ بازار بند  
ہو گئے۔ لوگوں کے ہوش و حواس جاتے رہے۔ اُسی دن بھیرہ میں چار بجے تاریک موصول ہوئی  
بد نصیب غمزدہ اور مہجور ظہور دوسرے دن صبح ۷ بجے سمندری میں پہنچا۔ شہداء کی  
تکفین ہو چکی تھی۔ ہزار ہا اشخاص چنچیں مار مار کر رو رہے تھے۔ لوگوں کے غم فرقت کا اندازہ  
کرنا دشوار تھا۔ مشکل گیارہ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور شہداء کے جسموں  
کو صندوق میں بٹھکر بند بچہ موٹر لاری دن کے بارہ بجے بھیرہ کی طرف روانہ ہوئی بھیرہ  
میں قیامت کا منظر پایا تھا۔ ہر محلہ اور ہر گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ ہزار ہا اشخاص  
نماز جمعہ کے بعد عید گاہ میں جمع ہوئے اور شام تک شہداء کے اجسام کی آموک منتظر

ہے۔ بعد نماز مغرب ۱۰ بجے موٹر لاری جامع مسجد بحیرہ میں پہنچی۔ اور رات کے دس بجے دوبارہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ لوگ اپنے پیارے رہنما کی جدائی پر زار زار لڑتے تھے۔ اور مجاہد اسلام کے آخری دیدار کرنے پر مصرتھے۔ جنازہ کو ڈیوڑھی میں رکھا گیا۔ اور رضا کاروں کے انتظام کے باوجود مشکل ایک بجے کے قریب زیارت کرانے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور رات کے دو بجے جامع مسجد کے جنوبی جانب اپنے والد بزرگوار اور اپنے بزرگ بھائی و جد امجد کے مزارات کے پہلو میں جدا طہر کو سپرد خاک کیا گیا۔

یہ صدمہ ایسا نہیں جس کا اثر ناپائیدار ہو سکے۔  
موت العالم موت العالم مر ملک کے حصہ  
سے تعزیت ناموں کا آتا بندھا ہوا ہے۔ اس قدر  
قسط احوال میں دینی بزرگ اور محترم حق کی خدمات  
مسلمانوں کا محروم رہا، انکھائی بد نصیبی ہے۔  
عالم غربت و بکسی میں ناکہانی مصیبت نازل ہونا اور  
محسوسم بچوں کا پھر ملک کر جان دینا اور بچوں کی  
ماں کا یہ ہولناک منظر دیکھ کر رڑپتے ہوئے جان  
ویدینا کر بلا کے خونیں واقعہ کی یاد دلا دیتا ہے  
مولانا مرحوم نے صدمہ کے ساتھ ہی دائمی اصل کو  
لبیک کہا۔ اور آہ! وہ حشر جن خوبی خادمین  
متین واقف رموز شرع مبین پر واد شمع رست

مجاہد جانناز ہم سے جدا ہو گیا۔ مرحوم کے بڑے صاحب  
حاجی افتخار احمد کی عمر سترہ سال کے قریب تھی۔ اور جامع  
عباسیہ بہاولپور میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ چھوٹا بچہ  
برکات احمد چھ سال کی عمر کا اپنے آبا کی سفر سے واپسی  
کا منتظر ہے۔ اور مصوم نگاہوں اور توتلی زبان سے  
اپنے آبا کا حال لوگوں سے دریافت کیا کرتا ہے۔ اور  
اپنے چھوٹے بھائی ریاض احمد کیلئے بے چین ہے۔  
آہ! آہ

دربغا کہ شاخ گل نوشگفت

فروخت از تند باد خستانی

مولانا مرحوم کی سادہ پاک اور بے لوث زندگی ہمیں  
انطیہ شجاعت استقلال ملت بھیا کی خدمت میں

سچی اسلامی تڑپ مسلمانوں کی بڑی ترقی کیلئے مسیحا جذبہ عمل  
جن لوگوں نے ملاحظہ کیا ہے۔ ان کی آنکھیں ہمیشہ اس غم سے  
اشکبار رہ گئی۔ مگر صبر کے بغیر چارہ نہیں یوں فانی کے  
لئے مرضی مولیٰ ازہر ولی پر تسلیم خم کر دینا ضروری  
ہر آنکہ زاد بنا چار بائیس نوشید  
زجام دہرے کل علیہا فان

مولانا مرحوم کے عقیدت مندوں اور اس شخص جسے خاکسایا  
مولانا مرحوم کے کفیم کا دلی تعلق ہے۔ درخواست ہے کہ  
مروجہ کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب سے کوتاہی نہ  
کریں۔ اور اپنے ہاں ایصالِ ثواب کی غرض سے قرآن  
مجید کے ختم کر کر مولانا مرحوم کی روح کو آرام  
پہنچائیں۔ (مدیر)

## اطلاعات

۱۔ حضرت مولانا محمد نصیر الملت والدین شہید گوی رحمۃ اللہ  
علیہ کی سوانح حیات اور ان کی پاک و مطہر زندگی کے حالات مرتب  
ہو کر عنقریب شائع ہونگے۔ مولانا مرحوم کی وفات پر جس قدر  
قصائد مرثیہ و تاریخی قطعات موصول ہوئے ہیں یا موصول  
ہونگے۔ وہ اشاعت آئندہ میں درج ہونگے۔  
۲۔ چونکہ ملک کے ہر گوشہ سے روزانہ صد ہا تعزیت نامے موصول  
ہوتے ہیں اس لئے فوراً فوراً ہر صاحب کی خدمت میں عریفہ  
تحریر کرنے سے خاکسار معذرت ہے۔ بذریعہ جریدہ ہذا جملہ اصحاب  
کی خدمت میں مولانا مرحوم کے پس ماندگان کی طرف سے  
اظہارِ ہمدردی کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

## عرس و چہلم

مرتبہ ۱۷۱۶ ذوالحجہ مطابق ۲۰۲۳ اپریل بموقع  
عرس مبارک حضرت زبدۃ العارفین مولانا عبدالعزیز  
بگوشی پتی قدس سرہ العزیز خاکسار کی والدہ ماجدہ اور  
مولانا محمد نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ دو دیگر شہداء کیلئے  
ایصالِ ثواب و فاتحہ خوانی کی غرض سے اجاب  
توسیلین خاندان بگوشہ کا خاص اجتماع ہوگا۔  
علمائے کرام کے سوا عظیم حسنہ و تقادیر کا انتظام  
بھی کیا جائیگا۔ جملہ برادرانِ طریقت کی خدمت  
میں التجا ہے کہ ایسی باریک مجلس میں شامل ہو کر  
ثوابِ دارین حاصل کریں۔

کے ساتھ ساتھ مولانا مرحوم کے عقیدت مندوں اور اس شخص جسے خاکسایا مولانا مرحوم کے کفیم کا دلی تعلق ہے۔ درخواست ہے کہ مروجہ کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب سے کوتاہی نہ کریں۔ اور اپنے ہاں ایصالِ ثواب کی غرض سے قرآن مجید کے ختم کر کر مولانا مرحوم کی روح کو آرام پہنچائیں۔ (مدیر)





صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تبلیغی مقصد میں نمایاں ترقی و کامیابی حاصل کی۔ اس کی نظیر دنیا کے کسی مصلح و دہاوی میں پائی نہیں جاتی حضرت نوح علیہ السلام نے صد ہا سال اپنی قوم میں پسند و موافقت کام لیا۔ مگر ان کی ہدایت سے مایوس ہو کر کہا کہ اے میرے خدا! اس قوم سے ایک فرد بھی دنیا میں زندہ نہ رہے۔ جسے۔ ان کی نسلوں میں سے فاسق و فاجر ہی ہو گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو غلامی کے طوق سے نجات دلا کر انہیں انعاماتِ اکہیہ سے مالا مال کیا۔ ان کی ہر خواہش پوری ہوئی۔ قومِ عمارت سے مقابلہ کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر اعانت کرنے کا وقت آیا۔ اعلیٰ ملکہ اللہ کیلئے میدانِ جہاد میں اتار پڑا تو صاف کہہ دیا۔ اذھب انت و ربک فقاتلانا ما نحنا قاعدین۔ عیسیٰ علیہ السلام کے حو اعطی بھی ان کے پیروں کی قلیل تعدادیں بخا کر یم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جیسا اثیار پیدا نہ کیا۔ (لقول انجیل) اور عاری مصیبت کے وقت بھاگ گئے اور ایک نے چند کھوٹے درموں کے عوض عیسیٰ علیہ السلام کو بیچ ڈالا۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے وقت دنیا کی اخلاقی و دینی اور علمی حالت حد درجہ بگڑ چکی تھی

فحق و جور کا ہر رنگ زور تھا۔ دلالت و رشد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کا راہ راست پر نا محال محسوس ہوتا تھا۔ کوئی فعل شیعہ ایسا نہیں تھا۔ جو ان میں نہ ہو۔ کوئی حرکت مذموم یا فاسق نہ تھی۔ جس کے وہ متکلب نہ ہو چکے ہوں۔ عقیدتاً عملاً اخلاقاً ان کی حالت قابلِ رحم تھی۔ ۳۳ سال کی زندگی میں سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا مکمل انسان بنایا کہ تاریخِ عالم میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ مئے خوروں کو نشہ و توحید میں مست کر دیا۔ ڈاکوؤں اور چوروں کو قوم پروری کا خوگر بنا دیا۔ جاہلوں کو نوریہ علم سے آراستہ کیا۔ اور اس قابل بنایا کہ وہ دنیا کے لئے ہادی بنیں۔ شیعوں و مجوس کے سامنے سر جھکانے والوں کو غلطی و احد کا پرستار بنا دیا۔ اونٹ چرنے والے بدویوں کو تہذیب و کسری کی حکومتوں کی باگیں حوالہ کر دیں۔ مغلسوں اور غریبوں کے سر پر تاج شہنشاہی رکھا۔ غلاموں کو آقا بنا دیا۔ وحشی اور درندوں کو اخوت و اتحاد کا درس دیکر محبت و الفت کی چاشنی عطا فرمائی۔ بے گناہ لڑکیوں کو زندہ دہ گور کرنے والوں کو حقوق نسواں کی تعلیم دی۔ خانہ داری کے طریقے سے واقف بنایا۔ تمدن و معاشرت

اصول سمجھائے۔ اور گمراہوں کو اقوام عالم کا نگاہ بان  
اور سلطان بنایا۔ بعض متعصب پادری حضرت عیسیٰ  
علیہ السلام کی افضلیت ثابت کرنے کیلئے عجیب  
غریب لائل پیش کیا کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح  
بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ خدائے اُنہیں آسمان  
پر اٹھالیا۔ مردہ زندہ کرنے اور مادر زاد نبیا کو  
پنیا کرنے کی طاقت دی۔ مہدی کا نام کیا۔ مگر کسی اور  
نبی میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ اس کا اصلی جواب  
تو یہ ہے کہ خالق نے ایک نبی کو دوسرے نبی کے مقابلہ  
کیلئے نہیں بھیجا۔ بلکہ اصلاح خلق کیلئے مبعوث کیا۔  
مناسب وقت امور میں ہنری کو دوسرے کامل عطا کر کے مبعوث  
فرمایا۔ یوحنا علیہ السلام کے زمانہ میں جادوگری کا زور  
تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے معجزات  
عطا کئے جن سے قوم کو حق و صداقت میں امتیاز رکھنے  
کا موقع مل سکا۔ اور جادو گروں کو بھی قادرِ مطلق کی  
ہستی کا اعتراف کرنا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کے زمانہ میں لوگوں کو فنِ طبابت میں بڑا دخل تھا۔  
خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے معجزات

عجودہ کے بعد اسلام پھیل کر خاور و اسی طرح کے خطہ کا سنا فرض ہے۔ خطہ سے پہلے جانا چاہیے۔ الترتیب سے چھوڑ کر سب سے پہلے امام اور کبیر باور بند کس ہیں۔ اور مقتدی بدستور آہستہ۔ اس صبح کی نماز کے بعد سے نماز عید سے فارغ ہونے تک کوئی ناخوش نماز نہ چھوڑے۔

عطا فرمائے جن کے مقابلہ سے بڑے بڑے حکماء و فلاسفہ  
عاجز آگئے۔ بغیر باپ کے پیدا ہونا اگر باعثِ فضیلت ہو  
تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدرجہا  
افضل قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ وہ بغیر باپ اور  
والدہ کے پیدا ہوئے تھے۔ شکم فی المہد بغیر نیویں کے  
اور اشخاص سے بھی ہوا۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام  
کی بریت میں ایک شیر خوار بچہ نے شہادت دی۔ و شہد  
شاہد من اہلما پارہ ۱۲۔ اہیاء موتی کے منتظر  
خشف لکڑی کے ستون کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق  
میں رونے کا واقعہ احادیث کی معتبر کتب میں موجود ہے۔  
انسان کے جسم میں روح کا دوبارہ آجانا اتنا تعجب خیز  
نہیں۔ جتنا کہ ایک خشف لکڑی میں روح کیساتھ  
جذبہ عشق کا پیدا ہونا۔ اور اس میں سے عاشق جاننا  
کی طرح محبت کا اظہار کرنا۔ اہیاء موتی کا اعجاز تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اونی غلاموں کی پایا گیا بغیر خود و نوش کے آسمان پر زندہ ہونا  
فرشتوں میں بھی موجود ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور  
آپ کی والدہ مخرمہ کا ذکر قرآن کریم میں اسلئے ہوا کہ یہ بولیں آپ پر  
بہتان و افتراء کیا تھا۔ نیز کسی کے حالات ذکر کرنے سے فضیلت  
ثابت نہیں ہوتی۔

مختلف ہے۔ اور پھر ایسے ہی خیالات میں ایک برگزیدہ آدمی ان

## ہر دل عزیز

(از جناب مولانا محمد دین صاحب المدظلہ ضلع سیالکوٹ)  
دنیا میں ہر دل عزیز نہایت بڑی فتوح اور صفات محمودہ میں سے  
شمار کیا جاتا ہے۔ اور جو شخص اس صفت سے متصف ہو وہ اعلیٰ  
درجہ کا کامیاب اور اچھے کیڑا کا شمار ہوتا ہے۔ مگر ایسا کوئی آدمی  
بھی دنیا میں نہیں گذرا۔ جو باوجود ہمہ صفت موصوف ہونے کے  
ہر ایک کے مرغوب خاطر ہو۔ بلکہ اگر وہ کسی خاص گروہ میں ہر عزیز  
مانا جاتا ہو۔ تو دوسرا گروہ اس کو بالشرور دیا نہیں خیال کرتا۔  
اور ان کی نظروں میں وہ ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ دنیا میں جس قدر  
ایسے لوگ گذرے ہیں کہ ان کو ہر دل عزیز کہا جاسکے۔ وہ اپنے  
اپنے کسی خاص گروہ کے لئے ہیں۔ اور بس۔ بلکہ بعضوں کا دوسرا  
گروہوں کو پتہ تک نہیں ہوتا۔ پھر ان خصوصیات کا ان گروہوں کیلئے  
ہر دل عزیز ہونا بھی ایک خاص نوعیت رکھتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں  
جتنے دل ہیں۔ اتنے ارادے ہیں۔ جتنے شخص ہیں اتنے  
خیال ہیں۔ بلکہ ایک ایک کے دل میں کئی کئی خیال۔ اور پھر ان  
خیالوں کے نوعیتیں الگ الگ۔ ہاں بعض وقت چند ایک اشخاص  
یا کسی خاص جگہ کی آبادی کا ایک حصہ چند ایک مستند خیالات کے  
ماقت ان کو صحیح اور پکا جان کر کام کرنے لگ جاتا ہے۔ جو ایک  
خاص گروہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ خواہ باقی خیالات میں وہ

سب میں ہر دل عزیز مانا جانے لگتا ہے۔ خواہ ان کے چنے ہوئے  
مستند خیالات حقیقت میں قدرت ہوں یا نہ ہوں۔ دنیا میں مختلف  
طو پر جتنے قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں یا گذر چکے ہیں۔ یا ہونے  
چکے ہیں۔ وہ سب اسی طرح سے اپنے اپنے خیالات میں اپنے اپنے صحیح  
اعتقالات کے موافق زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔  
اور آئندہ کریں گے۔ مگر کسی کے خیال میں ایسا تک یہ نہیں گذرا  
کہ دراصل صحیح اعتقالات اور صحیح مستند خیالات کی پرکھ کیا ہو۔  
جس میں برگزیدہ ہونے اور کمالات حاصل کرنے سے وہ ہر عزیز  
بننے کے مستحق ہوں۔ ہر دل عزیز یعنی ہر دل کو یہ یاد رکھنا۔ یا  
ہر ایک دل میں پناہ گزرتا آسان کام نہیں۔ بہت سے لوگ  
خواہ کسی ڈھب کے یا کسی مذہب کے یا کسی اعتقاد کے ہوں۔ وہ محبت  
ملنساری۔ خاکساری۔ توافقی سے جو تریا ہر ایک مذہب میں  
کم و بیش پائی جاتی ہے۔ عام لوگوں کے دل پر (کیونکہ علم لوگ  
اصل حقیقت توافقی اور خاکساری سے واقف نہیں ہوتے)  
جہاں تک ان کی واقفیت کا دائرہ ہوتا ہے۔ اپنی علم۔ برداری۔  
توافقی اور خاکساری۔ اور انہی کا سکہ بٹھا کر ان لوگوں میں اپنا  
ہر دل عزیز ہونے کا ثبوت شے جیتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں میں وہ  
اپنے کسی خاص مطلب کو لئے ہوئے مفید بھی ثابت ہوتے ہیں۔  
خواہ ان کے دائرہ واقفیت کے لوگ کسی مذہب یا کسی مذہب

کے ہوں۔ ان لوگوں کو اپنا اگوسیدھا کرنے کے لئے ان کے مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ دُنیا کے بندے ہوتے ہیں۔ اور دُنیا ہی کے لئے ہر دلعزیزی جتے ہیں۔ جیسے اہلکمل کے حکماء۔ ڈاکٹر۔ وکیل۔ ممبر۔ کاندار۔ مدارس کے معلم وغیرہ وغیرہ۔ ان کا میل طلبِ محبت و تساری۔ بعد ازیں دولت و فخر و انکساری سب دُنیا حاصل کرنے کے لئے اور دُنیا کا مال اکٹھا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس حالت میں بھی بعض لوگ خود غرض اور ہٹ دہری کو نہیں چھوڑتے۔ اور تو انکساری سے کام لیتے ہوئے ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی پرفواہ نہیں کرتے۔ مگر تاہم ایک خداک ان کو اس کام لینا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ لیتے بھی ہیں۔ اب ہر دلعزیزی کا دوسرا پہلو۔ یعنی جب دُنیا کے کاروبار کے ساتھ اصل دین یا مذہب یا حق پرستی یا خدا پرستی کو کسی خاص اُمین و طریق کے مطابق شامل کریں۔ تو اس کو قائم رکھتے ہوئے کسی خاص گروہ میں بھی ہر دلعزیزی بنا کا لے دارو۔ اور جو جو اتفاقاً اور خوفِ خدا کو زیادہ کام میں لا کر یا بندگیِ مذہب کا خیال کیا جائے۔ تو متبعین کا دائرہ تنگ ہوتے ہوئے ہر دلعزیزی کا دائرہ بھی تنگ ہوتا نظر آتا ہے۔ دوسرے مذہب سے تو مجھے کوئی سکھار نہیں۔ اور نہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ کیا ہیں کیونکہ حقیقت میں ان میں خدا پرستی کا نام و نشان نہیں۔ اور اگر

کسی حد تک خدا پرستی کی ظاہریت ہے۔ تو صرف دُنیا پرستی کے لئے اور دُنیا کے عیش و آسائش کے لئے۔ میرا مطلب صرف اسلام اور دینِ اسلام سے ہے جس کی نسبت خداوند کریم نے اپنی پاک کلام میں یہی ان الدین عند اللہ الاسلام اور وہن بیت خیر علیہ السلام و بنا ظن بقبل منہ اور الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً کے احکام مساکر میں دوسرے مذاہب اور دوسرے ادیان سے مستغنی کر دیا ہے۔ اور ان کی طرف نگاہ کرنے یا دُنیا کے مختلف ادیان میں سے چھان بین کر کے اصل اور مقبول دین کے چھاننے کی فرصت بھی نہیں چھوڑی۔ اسلام حقیقت میں مقبول دین ہے۔ کیونکہ حقیقت میں اسی میں خدا پرستی کی ٹھیک تعلیم دی گئی ہے۔ جو نہ صرف دُنیا کے لئے ہے بلکہ دُنیا کے بعد دوسرا جہان یعنی آخرت پر ایمان لانا جو ایمان قرار دیا گیا ہے۔ جس کے لئے خدا پرستی اور عبادتِ الہی اور طلبِ تریکِ روشنی۔ ایمان سے مزین کرنے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے حقیقی معنوں پر عمل کرتے ہوئے اس کلمہ کی ریت سے رنگارنگ کو دود کرتے رہنے کی سخت تربیتیں کی گئی ہیں۔ اور اس کی تعلیم جاری رہنے اور اس علم پر عمل ہوتے رہنے کے لئے ہر زمانہ میں اس کے استاد و کائنات صوفیائے کامل علمائے راسخین جن کی شان میں علمائے اہل حق کا مینا ہے نبی اسرائیل وار دہے ہوتے رہے



شخصیت محمدی کی خاطر احکام سنانے اور بتوں کی مذمت

میں اور ہوتے رہیں گے۔ اس کو ساتھ لیتے ہوئے ہر دلغیزی

شروع نہیں کی۔ ہر دلغیزی ہے جس وقت آپ نے بتوں کی

ہنا معمولی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے معتقد دولا سید

مذمت کھلے کھلے طور پر اور خدا کی وحدانیت کے اعلان کا انکار

المسلمین حبیب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی

بجائنا شروع کیا۔ وہ سب ہر دلغیزی رفوچکر ہو گئی۔ اور آٹا

علیہ وسلم کے حالات پڑھنے سے بھی محسوس ہوتا ہے۔ کہ اپنے جب

خانا کا فرو ہو گئی۔ وہ لوگ جو آپ کو جان سے پیارا جانتے تھے۔

زمانہ نبوت آنے پر انما محمد رسول اللہ کا اعلان نہ کیا اور

اور آپ کے نیک ہونے پر ایمان رکھتے تھے۔ اپنا دین بدلتے

جب تک بتوں کی خاص طور پر مذمت شروع نہ کی۔ آپ اپنی

ہوئے دیکھ کر اور بتوں کی مذمت سننے ہوئے دشمن ہو گئے۔

قوم ملک عرب میں ہر دلغیزی تھی۔ اور سب لوگ آپ کو

اور پھر دشمن بھی ایسے ہوئے کہ آپ کو سخت سے سخت ایذا میں

محمد امین کے خطاب سے یاد کرتے تھے۔ اور چونکہ آپ سب

ہیں۔ آپ کے راستے میں آپ کے گرانے کے لئے کنوئیں بنائیں

خوبیوں کے مالک تھے۔ اس لئے سب آپ کو سزا دیتے تھے۔

کہ رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھتے وقت اندھیرے میں آپ

بلکہ ان کے شکل سے شکل فیصلے آپ آٹا خانہ اصل فرما دیا

ایسے کنوئیں میں گر جائیں۔ اور آپ کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا

کرتے تھے۔ جیسا کہ دیوار کعبہ کے بنانے اور حجر اسود کے اپنی جگہ

جائے۔ آپ کے قتل کے لئے کئی منصوبے ہوئے۔ آپ کے

پر لگانے کے وقت مختلف گردہوں کے تکرار پر کہ کون اس کو

کھانے میں کئی دفعہ زہم لایا گیا۔ آپ کے اعلان کلمۃ الحق پر

اپنی حکمت تک لے جائے۔ کیونکہ ہر ایک اپنی فضیلت دوسرے

آپ پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ اور نہ ایک دو دفعہ بلکہ کئی

سے بڑھ کر خیال کرتے ہوئے خود رکھنے کا دعوا کرتا تھا۔ فیصلہ

دفعہ ایسے موقعے پیش آئے۔ کیونکہ اب وہ ہر دلغیزی نہیں

ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر بچھا کر

تھی۔ اب آپ کلمۃ الحق بیان کرنے سے ان کے دشمن تھے۔

حجر اسود و دیان رکھوا دیا۔ اور پھر ان چاروں سے کپڑے

اب خاص سننے دے چند جن کا آپ کے رسول ہونے پر ایمان تھا۔

کے چاروں کو لے اٹھوا کر دیوار کے قریب پہنچوا کہ حجر اسود

آپ کے ساتھی تھے اور جان نثار مدحق ادا کرتے تھے۔ کیونکہ اب

خود پکڑ کر اس کی اصل جگہ پر رکھ دیا جس سے وہ غیبت

ہر دلغیزی کا دائرہ نہایت تنگ ہو رہا تھا۔ اور اس کے صحیح

ہو گئے اور ان کا تکرار جاتا رہا۔ غرض رسول اکرم صلی اللہ

ہونے کے لئے ایک وقت دیکر رہا تھا۔ اس کے بعد جمالی حالت

علیہ وسلم اس وقت تک کہ آپ نے حبیبکم رب العزت

گدڑتے ہی جب آپ مینہ شریف پہنچے اور خداوند کریم نے آپ کو جلالی طاقت دکھانے (یعنی کفار کے ساتھ جو نرمی اور محبت سے کلمۃ الحق کو نہ مٹانے تھے اور اذیت دینے تھے) جنگ کر نیکا موقعہ دیا۔ یعنی کفار اور مشرکین کے ساتھ جنگ نہ بدل کرنے کے حکم آنے شروع ہوئے۔ تو آہستہ آہستہ پھر ہر ولعیزی کا دائرہ وسیع ہونا شروع ہوتا گیا۔ یعنی جوں جوں مسلمان زیادہ ہونے لگے۔ اور اسلام کی محبت کفار کے دل میں گھر کرنے لگی۔ دائرہ ہر ولعیزی بڑھنا لگا۔ یہاں تک کہ آپ کے وصال پانے کے دن سارا عرب مسلمان اور آپ کے دائرہ ہر ولعیزی میں تھا۔ اسی طرح فی زمانہ کوئی شخص جب تک دنیا و ہر ولعیزی ہے۔ اور اس کو صرف دنیا کے لئے انکساری۔ عاجزی۔ تواضع۔ حلم۔ بردباری سے کام لیکر لوگوں کے کام آنا اور لوگوں کو فائدہ پہنچانا نہ نظر ہے۔ تب تک اس کی ہر ولعیزی کا دائرہ وسیع ہے۔ یا کوئی خدا پرست جب تک صرف اپنی حالت تک فترہ فارم ہے۔ اور اپنی خدا پرستی صرف اپنی ذات پر محدود دیکھتے ہوئے باسماں اللہ اللہ بانہ و اں رام رام کا مصداق ہے۔ تب تک اس کی ہر ولعیزی کا دائرہ وسیع ہے۔ یا کسی اہل اللہ کی محبت آپہیں جلے بھنے سینے کے ساتھ لگنے والے لوگوں کا ہر دائرہ جو ایک خاص شئی میں یعنی رنجیر محبت میں جکڑے جلتے ہیں۔ ان کے بچو اپنے ریاضت کے مطابق وسیع ہوتا ہے۔

مگر عام لوگ جن میں ایسی کشش مقناطیسی نہیں ہے۔ یا جن کے دل محبت آپہیں ویسے جلے بھنے نہیں ہیں۔ مگر کسی مرد خدا کے دامن کو پکڑ کر شوق محبت کی چاشنی رکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ خدا کے دین کی ہر ایک مسلمان کو پروا کرنی لازمی ہے۔ اور دنیا میں طرح طرح کے پیدی اور طرح طرح کی خرابیوں کو دیکھتے ہوئے ان کا دل کڑھتا ہے۔ مگر ان کا کوئی میں نہیں چلتا۔ وہ اصل دین کی اشاعت کے لئے طرح طرح سے لوگوں سے رٹتے ہیں۔ جھگڑتے ہیں سمجھاتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ وہ کسی صورت میں ایسے ہر ولعیزی نہیں ہو سکتے۔ جیسے کہ عام دنیا دار لوگ۔ یا خاص اہل اللہ لوگ۔ کیونکہ ان کے دل میں آگ ہے۔ مگر نہیں سلگتی۔ ان کے دل میں محبت ہے۔ مگر وہ اپنے جوہر نہیں دکھاتی۔ وہ سارے جہان کو خاص کر مسلمانوں کو خاص مسلمان دیکھنا چاہتی ہے مگر جزا تابد آپہیں نہیں دیکھ سکتے۔ وہ غیر ولعیزی میں تو بلا ہے۔ ان کو اپنے کام سے کام ہے اور مطلب سے مطلب۔ ان کا مذہب ہے۔

ایسے لوگوں کو جو دین اسلام کو حق تسلیم کر چکے ہیں۔ اور کسی اہل اللہ کا دامن ہاتھ میں لئے ہوئے خدا کے کام میں عسکرم و اکل منکم امتد ی دعوت الی الخیر و یامردن بالمعروف و یمنون عن المنکر مصروف ہیں۔ ہرگز کسی غیر ہر ولعیزی کا خیال کرتے ہوئے کسی خبیث تاوان خدا کے رعب میں

مطالعہ سے آشکارا ہو سکتی ہے۔ اصل سنت کے مذہب کا دار و مدار  
زیادہ تر فرقان مجید پر ہے مگر شیعہ مذہب کا تمام تر دار و مدار روایات  
پر ہے۔ اس لئے شیعہ مذہب عجائبات سے پر ہے۔ قارئین  
کی تعریف طبع کے لئے ذیل میں شیعہ مذہب کی مختصر کتاب  
حلیۃ المتقین مصنفہ علامہ محمد باقر مجلسی سے چند روایات  
نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کتمان پہننے  
سے بدن مٹا ہوا ہے۔ (صفحہ ۷)  
۲۔ انھیں سیاہ مچوش کہتے ہیں۔ (صفحہ ۸)  
۳۔ عذراہوں کے علم سے امان پائیگا۔ اور لوگ اُس سے ڈرا کریں گے۔  
اور اس کو اگر تازیانہ لگانے کا حکم ہو۔ تو کبھی بھی اس کو تازیانہ نہ  
لگیگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جب خداوند کریم سے  
کلام کی اور زمین پر نظر ڈالی۔ خداوند تعالیٰ نے ان کے چہرہ کے  
نور سے عقیق کو پیدا کیا۔ اور فرمایا کہ مجھ اپنی ذات مقدس کی  
قسم ہے۔ کہ جس کے ہاتھ کی انگوٹھی میں عقیق ہوگا۔ اس کو ہرگز  
عذاب نہ کروں گا۔ بشرطیکہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا

نہ آنا چاہیے۔ اور اپنا کام بہت اور استواری سے کرنا چاہیے  
مگر ان ساتھ ہی اس فرمان کو ادیع الی اسبیل ربک بالحکمة  
والموظنۃ وجادلہم بالحق ہی احسن تدبیر رکھنا چاہیے  
اور لوگوں کے ساتھ امر بالمعروف و نہی من المنکر کی تلقین  
کرتے ہوئے اگر جھگڑنا پڑے۔ تو حسن طریق پر جھگڑنا چاہیے۔  
اور ہمیشہ حکمت اور نصیحت کے طور پر خدا کے راہ کی طرف  
بلانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ دونوں میں ان کی غیر ہر دلوزی  
ہر دلوزی سے بدل جائیگی۔ اور وہ ہر طرح سے فاجر اللہ  
دنیا سے جائیگے۔ جس میں ان کو دنیا میں بھی سرفروٹی  
نصیب ہوگی اور آخرت جس کے لئے وہ یہ کام  
کر رہے ہیں۔ باحسن وجہ انشاء اللہ ان کے ساتھ ہوگی  
کیونکہ ان کا مالک ان سے راضی ہوگا۔ اور ان کی بلیغ  
محنت پر اسحٰی منی واللاتمام من اللہ کا تمغہ ان کے گلے  
میں ہوگا۔ خداوند کریم دنیا و دین میں ہر دلوزی ہر ایک کے  
نصیب فرمائے گا۔ (فقط)

## عجائبات مذہب شیعہ

واعیان مذہب شیعہ نے صراطِ مستقیم سے کنارہ کر کے  
اور سران مجید کو چھوڑ کر بن خرافات کی بنا پر اپنا مذہب  
دین علیحدہ قائم کیا۔ اس کی حقیقت ان کی کتابوں کے

اعتقاد رکھتا ہو۔ رسول علیہ السلام نے جبرائیل سے دریافت کر کے حضرت علی سے فرمایا۔ کہ عقیقہ یمن میں ایک پہاڑ ہے۔

جس نے خدا سے میری پیغمبری اور تیری ولایت کا اقرار کیا ہے۔

اور تیرے شیعوں کے لئے بہشت اور تیرے دشمنوں کیلئے

جہنم کا اقرار (خدا سے) لیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا ہے

کہ عقیقہ کی انگوٹھی رکھنے والے کی نماز کا درجہ دوسرے نمازیوں

سے چالیس درجہ زیادہ ہوتا ہے۔ امام جعفر نے فرمایا۔ کہ عقیقہ

کی انگوٹھی تازیانہ نہ لگئے۔ اور ہاتھ کاٹے جانے سے امان بخشی

ہے۔ ایسا ہاتھ دینار و درہم سے خالی نہیں رہتا۔ فقر سے امان

بخشتی ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے۔ کہ عقیقہ والی انگوٹھی

کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھنا ہزار رکعت بخیر انگوٹھی کے پڑھنے

سے افضل ہے (مختصاً صفحہ ۱۹ و ۲۰)

۱۷) جزیع یانی (تھکر کی ایک قسم ہے) کا ہاتھ میں رکھنا شیطان

کے کرد و رکرنے کے لئے کافی ہے۔ اور جزیع یمانی کے ساتھ جو

نماز پڑھی جائے اس کا ثواب ستر نمازوں کے برابر ہے۔ فیروزہ

انگوٹھی پرنگین کرنے والے کے ہاں اولاد نہ پیدا ہوتی ہے۔ اور

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جس نے ہاتھ کی انگوٹھی میں فیروزہ ہو۔ وہ

اگر دعا کیلئے اٹھے تو تجھے اس کا سوال رد کرنے سے مشرم

دامتغیر ہوتا ہے۔ (صفحہ ۲۱ مختصاً)

۱۵) فیروزہ آفتاب کو قوت دیتا ہے۔ سینہ کو شادہ کرتا ہے۔ اور

دل کو قوی کرتا ہے۔ اور اس کو بہن کر جو شخص کسی کام کے لئے جائے

اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔ (صفحہ ۲۱)

۱۶) دغیف (ایک تھکر کا نام ہے) کو جو شخص اپنے ہاتھ میں رکھے

اور اس کی طرف جتنی دفعہ نظر کرے۔ ہر نظر کا ثواب حج اور

عمرہ کے برابر ملتا ہے۔ اور حج و عمرہ بھی معمولی نہیں بلکہ پیہڑوں

کے حج و عمرہ کے ثواب کے برابر اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا

ہے۔ (صفحہ ۲۲)

شیعو! تمہیں حج کرنے کی ضرورت نہیں۔ تھکر کو ہاتھ میں رکھو

اس کی طرف نظر کرو۔ ہر نظر کا ثواب پیہڑوں کے حج کے برابر ملے گا

میں خدا پرستی اور تمہیں حجر پرستی اور سنگ پرستی مبارک ہو

سامری نے شیعوں کے آباؤ اجداد کو جس راستہ پر چلایا تھا۔ اور

خلا پرستی کی بجائے گوسالہ پرستی کی تعلیم دی تھی۔ آج تک اس کا

لہ ابھی کوہ طور پر عقیقہ کے پیدا ہونیکا ذکر تھا۔ اور اب یمن کے پہاڑ کا نام لیجا رہا ہے۔ شاید شیعوں کے جغرافیہ کی صورت اور ملک یمن کے

کسی پہاڑ کا نام ہو۔ لہ شروع و ختم کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف ہاتھ میں انگوٹھی رکھنے سے یہ درجہ شیعوں کو مل سکتا ہے۔

لہ شیعوں کو چوری سے ڈرنا نہ چاہئے۔ لہ دولت حاصل کرنے کا آسان ذریعہ شیعوں کو مبارک ہو۔



اثر شیعوں میں موجود ہے۔ تو زید پستی۔ فیروزہ پستی۔ درخت پستی یقینی پستی کا ان میں علاج موجود ہے۔

(۲) نماز۔ حج و عمرہ کے بعد جہاد پر ہاتھ صاف کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ”انما من حضرت منقول است کہ یک درہم کہ در خضاب فرج شود۔ بہر است از ہزار درہم کہ در راہ خدا صرف میشود“ (صفحہ ۳)۔ نیز خضاب کے فضائل بھی قابل غور ہیں۔ لکھتے ہیں۔ ناک کو نرم کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار اور دانتوں کی جڑوں کو محکم اور دوسو شیطاں کو دور کرتا ہے۔ عذاب قبر سے خلاصی دیتا ہے۔ اور خضاب لے آدمی سے منکر دیکھ کر شرم کرتے ہیں (صفحہ ۳۰ لمحضاً) (باقی دارو)

## ”تعلیم نسواں“

مشن سکولوں کی تعلیم ضرور رنگ لائیگی (از محترمہ خاتمہ بیگم صاحبہ منشی فاضلہ)

لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ اس حد تک قریباً حل ہو گیا۔ کہ سب نے اس کی ضرورت کو بالاتفاق تسلیم کر لیا۔ مگر دور بین نگاہیں اور دور رس عقلیں دیکھتی اور سمجھتی ہیں کہ یہ مسئلہ حل ہونا ہوا برابر ہے جب تک کہ اکابران قوم اور لیڈران ملت تعلیم نسواں کا بندوبست

پسے طور پر نہ کریں۔ ورنہ اپنی گھروں کی دینیتوں اپنے خاندانوں کی عزتوں اور اپنی دلوں کی بیٹیوں کو گھروں سے نکال کر مشن سکولوں

میں بے جا آزاد بے باکی اور لاد مذہبی سیکھنے اور قدیم شرم و حیا اور خاندانی روایتوں کو یلٹا میٹ کرنے کے لئے بھیج دینا گویا ویدہ دانستہ اپنے آپ کو اپنی ملت کے ناموس کو قذورات میں گرانے کے مترادف ہے۔ شاید میرے یہ الفاظ زیادہ سخت اور تہذیب سے کچھ گرے ہوئے سمجھے جائیں مگر ایک سچے اور اسلام کے شیدائی دل کے گہرے جذبات ہیں۔ جو یوں الفاظ میں رونما ہوئے ہیں۔

رہنمایان قوم! آپ سیاسی جھگڑوں میں اور ہاشمی کش اور مخالفت میں گرفتار ہو کر تعلیم نسواں سے غافل رہے تو یاد رکھئے۔ کہ قوم کی حالت عنقریب بد سے بدتر ہونے والی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ ہماری لڑکیوں کو ضرورت ہے کہ اصلی پاک اور اسلامی تعلیم سے مستفید کیا جائے۔ تاریخ و روایات اسلام سے خبردار کیا جائے۔ خانہ داری کی تعلیم دی جائے۔ تیار داری اور دستکار ہیں سکھائی جائیں۔ اسلام کی خوبیاں اور باطنی اسلام (صلح) کی عزت و عظمت ان کے ذہن نشین کی جائے۔ ایسی تعلیم دی جائے کہ کل کو ان کی گود میں پرورش پلنے والی قوم کی سچی کو نپلیں اصلی اور بہتر مسلمانوں کے خیالات اور جذبات یکسر پروان چڑھیں۔ ماؤں کے دلوں میں اسلامی تعلیم و تربیت ہوگی۔

تو خود بخود بچے بھی اس رنگ میں رنگے جائیں گے۔ اگر ہم نے ماؤں کو بہتر مسلمان بنایا بنائے گا بندوبست کر لیا۔ تو بچے خود بخود

مسلمان ہونگے۔ مگر اس کے برعکس کیا دیکھنے میں آتا ہے۔ خدا سے بھی منکر۔

کوئٹہ شوق ہے تو یہ اور باپ کو اس سے تو یہ ہے کہ بیٹی تو ملی زبان سے ادا کرے تو انگریزی کے الفاظ اور پڑھے تو وہی انگریزی کا کتے بلی کا کہنا یا۔ بچی پانچ سال کی ہوئی تو انگریزی سکول میں جو زیادہ تر مشنری ہوتے ہیں میں داخل کر دیا جاتا ہے مشن سکولوں میں اول تو علانیہ کہیں کے درس دیئے جاتے ہیں۔ اگر دیئے جائیں تو عمومی طور پر تبلیث کے شیدائی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے حضرت عیسیٰ کا بت قدرت مریم کا مجسمہ اور صلیب انعام میں دیئے جاتے ہیں۔ مشنری خواتین جن کی زندگی کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کے ایمان متزلزل کریں۔ وہ محبت ہی محبت میں ایسی آزادانہ روح شاگردوں کے دلوں میں بھونکتی ہیں۔ یہ مخصوص دل نہ دین کے رہیں نہ دنیا کے۔ اور اگر فوراً ہی وہ اثر رگ نہ لائے تو عمر بھر زہریلا اثر چھوڑ جاتا ہے۔

کیا اس میں کوئی شہنشاہ شک کر سکتا ہے کہ مشن سکولوں میں تعلیم پاکر لڑکیوں کے دلوں میں اسلام کی محبت، ایسی ہی قائم رہتی ہے جیسی کہ اسلامی سکولوں میں تعلیم پاکر ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے لڑکیاں فیشن کی پتلیاں بن جاتی ہیں۔ پردہ و فضول سمجھنے لگتی ہیں۔ شرم دیا جو ہنرستانی عورت کا خاصہ ہے۔ اس کا مذاق امراتی دیکھی جاتی ہیں۔ خانہ داری کی طرف سے غافل۔ نہ سب کی طرف سے لاپرواہ۔ آزاد بے باک اور اگر حد سے بڑھ گئیں تو پھر

میری ایک عزیزہ جنہوں نے مشن سکول میں تعلیم پائی ہے۔ بہنیں بتائیں۔ وہ خدا کے فضل سے اب کئی بچوں کی ماں ہیں اب گھر کی تعلیم کی وجہ سے مشن کا زیادہ اثر نہیں ہوا۔ مگر بھی کہتی ہیں۔ کہ کاش کہ میں بچپن میں مشنریوں کے زیر اثر نہ ہوتی۔ تو میرے دل میں آج اسلام کی محبت کہیں زیادہ ہوتی۔ میری آسانی کی جو ایک متعصب مشنری خاتون تھی۔ ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی۔ کہ پڑھا کر دوں کے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق باللہ کر دیاں ذہن نشین کرے اور ان کو ایک مولیٰ انسان ظاہر کرے۔ اس کے برخلاف ایسے مؤثر لفظوں میں حضرت عیسیٰ کی پاکیزگیاں اور بڑائیاں بیان کرتیں کہ ہم لوگ جگھڑ میں ایسی باتیں کہی نہیں سنتے تھے مستر لڑل پوجا تے۔ ماریخ کی کتابوں میں کبھی ترکوں کا ذکر آیا۔ تو ترکوں کی ایسی شرافت و گستاوئی شکل دکھائی کہ ہم کو بہادر و مخلص ترکوں سے نفرت ہو جاتی۔ میری بہن کا بیان ہے۔ کہ اگر سکول سے نکلنے کے بعد مجھے اچھی صحبت اور سوسائٹی اور ایسا موقع نصیب نہ ہوتا تو میرا ایمان متزلزل ہو جاتا۔ اب وہ سب کو کہتی ہیں کہ دیکھو برائے خدا اپنی لڑکیوں کو دانستہ مشنری سکولوں میں داخل کر کے ان کے دین و دنیا غراب نہ کرو۔ لڑکیاں اگر بچپن میں انگریزی مشنری سکولوں میں داخل ہو گئیں۔ تو شروع میں مستران شریف

پڑھے کا مقصد بھی اٹھ سے نکل جاتا ہے جو بڑے ہو کر مشکل ہاتھ آتا جال سے بچیں۔ لڑکیوں کی ماؤں کی خدمت میں التماس ہو

ہے۔ دل میں شوق بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے  
مشری اسکولوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ باقی بے گورنٹ کے  
اسکول۔ سو ان میں کسی مذہب کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ مذہبی بات کا  
ذکر کرنا بھی ممنوع ہے۔ گویا خدا کے نام سے بھی اجتناب کیا جاتا ہو۔

بہت تھا تو اخلاق تعلیم کا گھنٹہ رکھ دیا گیا۔ مگر وہ بھی شاذ و نادر ہوتا  
ہے۔ البتہ فیشن اور آزادی کی تعلیم دل کھول کر دی جاتی ہے فضول  
خرچ اور لاپرواہی جتنی چاہو سیکھ لو۔ خرچہ کو دیکھ کر نر پورہ رنگ  
ہے۔ ان اسکولوں میں بھی عیال جہاں تک دیکھا جائے عیسائی ہی زیادہ  
ترہ ہوتی ہیں جین کو کچھ دیکھ کر لڑکیاں بھی دھنگ اختیار کرتی جاتی  
ہیں۔ زمانہ ہے آزادی کا۔ کوئی روک ٹوک تو ہے ہی نہیں۔ اگر کوئی

ٹوٹا پھوٹا مسلم اسکول ہوا بھی تو اس کی طرف سے غفلت کی جاتی ہے۔  
اسے تھوڑے کلاس سمجھا جاتا ہے۔ اگر اس طرح کا انعام کیا جائیگا۔ تو

اسلامی اسکول ترقی کیسے کریں گے۔ ہمیں چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے  
زمانہ مسلم اسکول بہترین اور عمدہ مہمانہ پر جاری کریں۔ اور اپنے لڑکوں  
کو ان اسکولوں میں کوشش کر کے بھیج دیں۔ علی گڑھ زمانہ اسکول  
اور کالج قوم کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ اس قسم کے بہترین  
اسکول جو شرم و حیا کی پابندی اور دین و اسلام کی تاکید کے

ساتھ ضروریات زمانہ کے مطابق اعلیٰ تعلیم دیں۔ ہر مذہب اور مذہب  
میں جاری کر کے چاہئیں۔ تاکہ ہماری مخصوص لڑکیاں مشن کے

کہ ایک مخلص اور درد مند دل کے مشعہ کو غور سے پڑھیں۔  
سچیں اور سچیں اور سچیں کی تعلیم کے ذریعے اثر سے اپنی پیاری  
بچیوں کو بچائیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ یہ غفلت ایسا رنگ بھگی  
جس کا تدارک کسی صورت میں بھی ممکن نہ ہو سکے گا۔

مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا عمدہ نصاب اب تک کوئی تیار  
نہ ہو سکا۔ جو ایک مسلم خاتون کو بہترین مسلمہ اچھی بہادر ماں  
وفادار بیوی باجیا اور سلیقہ شاعر گھر کی ملکہ جسد کی نیکندی۔  
رسول کے حکموں پر رجحان کا نیوالی۔ اسلام کی شہیدانی اور  
سندوستان کی نیک بی بی بنا سکے۔

ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ کہ ایک متزلزل خیالات کی  
ملحدہ کی۔ ایک فیشن پرست بے باک نئی پوش کی طرار خاتون  
کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ صرف انگریزیت کی۔ آزادی کی۔

فیشن کی۔ مذہب کا مذاق کرنے والی اسلام پر اعتراض کرنے  
والی فضول خرچ عورت کی۔ جو شوہر کی اصلی دوست۔ بچوں  
کی حقیقی ماں۔ گھر کی خدمت گذار لونڈی بننا عار سمجھتی ہو۔ اور  
وقت کو ہنسی دل لگی کے فضول مشغول میں بہاؤ کرنے والی ہو  
اور صرف دنیا کی دلچسپیوں اور رونقوں کی طالب ہو۔ ہمیں

ضرورت ہے خمیدہ مسلم خاتون کی جو حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت  
عائشہ صدیقہ کے احوال کی محبت کے ساتھ پیروی کرنا اپنا فخر

مفید اور کارگر رہیں۔ تو پھر آریہ متران کی بھی مخصوص تعظیم کیوں نہیں کرتے؟

۱۴۔ بعض اور جانور بھی بہت مفید اور کارگر ہیں۔ کوئی جانور دنیا میں بیکار اور روی پیدا نہیں کیا گیا۔ کیا وجہ ہے کہ آریہ متر ب جانوروں کی تعظیم نہیں کرتے۔

۱۵۔ گھوٹا نا غیر زرعی ممالک میں ایسی مفید اور کارگر نہیں ہے جیسی کہ زرعی ممالک میں۔ اس لئے ویدک دھرم کا عالم گیر اصول (سدھانت) محفل اور بیکار ثابت ہوتا ہے

۱۶۔ جدھر رگ والے مالک ہیں۔ وہاں اونٹ جہاں بڑی مالک ہیں وہاں گھوڑے اور جہاں بھائی مالک ہیں وہاں

ریڈیر یعنی مختلف ممالک میں مختلف جانور مفید اور کارگر ہیں۔ پھر ویدک دھرم کا کونسا سدھانت ان کی گھوٹا نا کی طرح مخصوص تعظیم کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۷۔ جدھر سائیس کی بدولت کھیتی کے نئے نئے اوزار نکل گئے ہیں اودھر گھوٹا نا ایسی مفید اور کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ پھر اس جگہ گھوٹا نا کی تعظیم کے عالم گیر اصول کا کون ٹھیک اٹھائیگا۔

۱۸۔ اسی سے ویدوں کے سائیس کی بھی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ کم ویدوں کی تعظیم کے مطابق کھیت کا بڑا اوزار گھوٹا نا ہے۔

جس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ویدوں میں کھیت کے سائنٹیفک اوزاروں کا گیان (علم) ہرگز نہیں ہے۔ ورنہ گھوٹا نا کو چھوڑ کر

سمجھے کیا دشمنی سکولوں کی تعلیم ہم کو ایسی تحیم دیتی ہے۔ یا اس کے برعکس۔ اس کا جواب اپنے دل سے پوچھئے و عصمت

پنجاب کے آریہ متروں سے سوال

قسط دوم  
گھوٹا نا کی عظمت

(ایک حق پسند نو مسلم کے قلم سے)

نوٹ:-۔ وہ سوال اس سے پہلے کئے گئے ہیں۔ دیکھو سالہ ماہ جنوری ۱۳۳۲ء۔

(۱۱) آریہ متر جانوروں میں سے گھوٹا نا کی مخصوص تعظیم کیوں کرتے ہیں؟ اس کے لئے عقلی و لایلی پیش کرو۔ یعنی ثابت کرو کہ گھوٹا نا کو دوسرے جانوروں پر کس طرح ترجیح ہے؟

(۱۲) دیکھئے میں آتا ہے کہ موٹی بھینس گھوٹا نا سے زیادہ مفید اور کارگر ہے۔ موٹی بھینس کا دودھ سی۔ وہی کہیں گوبر۔ چڑا۔ بڑیاں۔ سنگ وغیرہ گھوٹا نا سے زیادہ مفید اور کارگر ہیں۔ اگر نہیں تو عقلی و لایلی سے ثابت کرو کہ گھوٹا نا موٹی بھینس سے کس طرح مفید اور کارگر ہے۔

(۱۳) گھوٹا نا کی تعظیم کا اگر یہ سبب ہے کہ وہ مفید اور کارگر ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ دنیا میں بشمار اشیا گھوٹا نا سے بھی زیادہ



ہندو گٹو پوجک (گاتے پرست) ہیں۔

ان سائیس کے اوزاروں سے کام لیا جاتا ہے؟

۱۹۔ ویدک دھرم کے گوتاما کی تعظیم والاسدھانت (اصول) صاف صاف دکھاتا ہے کہ ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں ہے۔ اتنی انسان کی نہیں ہوتی۔ گوتاما کے لئے صد ہا انسان بھی قتل کئے جاتے ہیں۔ کیا ویدک دھرم انوساریہ کام جائز نہیں؟ اسی سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ گوتاما ایک مفید جانور نہیں بلکہ دیوتا مانی جاتی ہے۔ جس کے لئے حضرت انسان بھی قربان کیا جاسکتا ہے۔

## پنرخنم یا تناسخ

۲۵۔ ویدک اصولوں کے مطابق آداگون (یعنی مسئلہ تناسخ) کی تشریف کرو۔ اور بتاؤ کہ اُن میں زندہ آدمی وغیرہ کا قالب تبدیل ہو کر خنزیر، بندر وغیرہ کا بن جانا بھی دخل ہے یا نہیں؟ ۲۶۔ تناسخ کا مسئلہ بدیہی (پرکشش) ہے یا قیاسی (نوناہک) ہے یا الہامی (کتابی) ہے؟ اگر بدیہی ہے تو وہ ظاہر دیکھنے میں کیوں نہیں آتا۔ اگر قیاسی ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ الہامی نہیں ہے۔ اگر الہامی ہے تو ویدک منتر کی رو سے اور عقلی لائل کے ساتھ اس کی سچائی ثابت کرو؟

۲۷۔ جونوں کے سدھانت سے دیکھنے میں آتا ہے کہ جونوں میں صرف تبدیلی قالب (کایا پٹ) ہی سزا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ویدک پنپل کو دیکوں صرف اس ایک ہی قسم کے (تبدیل قالب کے) لئے محدود ہے۔ اس فلسفہ کی نقاب کشائی کرو۔

۱۹۔ ویدک دھرم کے گوتاما کی تعظیم والاسدھانت (اصول) صاف صاف دکھاتا ہے کہ ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں ہے۔ اس لئے کہ ویدک دھرم کا یہ اصول عالمگیر ثابت نہیں ہوتا۔ اگر آریہ متر بھارت ورش کی آبادی کا بڑا مدار گوتاما پر منحصر ہیں۔ تو کیوں ایسے پاپ نہیں کرتے جن کی سزائیں ویدک دھرم کے مطابق گوتاما کا جہنم لیتا ہے۔ تاکہ سارے کا سارا ملک آباد ہو جائے۔

۲۱۔ اگر کوئی آریہ متر ایسا کہے کہ ہم کو خبر ہی نہیں کہ کون سے کرم (عمل) کی سزائیں گوتاما کا جہنم لیتا ہے۔ ویدوں میں اس کی تشریح موجود نہیں ہے۔ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کی تعظیم پورن اور کھلی نہیں ہے۔ کیونکہ وید بھگوان پاپوں کی سزا نہیں دیتے ۲۲۔ مسلمان پڑیں۔ قبروں۔ قبروں وغیرہ کی صرف تعظیم کرتے ہیں تو آریہ متر ان کو بت پرست کہتے ہیں۔ مگر خود گوتاما کی تعظیم کرتے ہیں تو کیوں اہم بت پرست کہلانے کے مستحق نہیں؟ ۲۳۔ آریہ متر کہتے ہیں کہ اسلام بت پرستی کا حامی ہے۔

کیونکہ اس میں قبریں۔ قبے وغیرہ کی تعظیم جائز ہے۔ تو پھر ہم آریہ متروں سے پوچھتے ہیں کہ اس لحاظ سے ویدک دھرم بھی بت پرستی کا حامی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں بھی گوتاما کی تعظیم جائز ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ۹۵ فیصدی

۲۸۔ یونی کے اصول کے مطابق انسانی قالب (مانکھا دیہی) اگلے کرم (اعمال سابقہ) کے بدلے میں تیار اور اعمال بغیر جسم کے نہیں ہو سکتے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اعمال پہلے ہیں یا جسم پہلے ہے۔ کیونکہ دونوں لازم موزوم ہیں ؟

۲۹۔ اگر کوئی کہے کہ اعمال پہلے ہیں۔ اور جسم پیچھے ہے تو پھر بھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب جسم ہے ہی نہیں تب اعمال کس طرح ہو سکیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے کہ جسم پہلے ہے۔ اور اعمال پیچھے ہیں۔ تو پھر بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ بغیر نیک کرموں کے انسانی جسم (شریر) کس طرح ملا ؟

۳۰۔ اگر کوئی کہے کہ کرموں اور جسم کے لئے یہ اگلے اور پیچھے کا سوال ہی غلط ہے۔ کیونکہ جو درجہ ”پرواہ“ (قیم) سے نیک و بد اعمال کرتا ہوا جو نیوں کے چکر میں سزا و جزا حاصل کرتا ہوا چلا آتا ہے۔ اس لئے ”پرواہ“ کیلئے اگلے اور پیچھے کا سوال غلط ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ایک کرم بھی حادث اور ہر ایک جسم بھی حادث ہے۔ اسی لئے حادث کے لئے ”ابتدا“ (آد) لازم ہے۔ جہاں ابتدا ثابت ہوتی ہے۔ وہاں اگلے یا پیچھے کا سوال ضرور پیدا ہوتا ہے۔

۳۱۔ جن کے سدھانت کے مطابق نہ تو کرم کا

پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جسم کا۔ اسی لئے ان کے مطابق یہ کائنات (شرٹی) پیدا ہونی ہی نہیں چاہئے۔ اس کا باوجود دنیا موجود ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے۔ کہ چون کائنات متناثر غلط ہے ؟

۳۲۔ جن کا سدھانت (اصول) ”لا آف نیچر“ کے بھی سراپا خلاف ہے۔ کیونکہ اگر سب جینیٹک اعمال کریں۔ تو پھر جن کے اصول کے مطابق دنیا کا یہ نظام اور نظارہ بالکل نہیں رہیگا۔ کیونکہ دیدوں کے حکم کے مطابق دنیا کا نظام پاپوں کی بدولت قائم ہے۔ اور خود ہی دیک دھم کی نشاندہ (مرد) ہے کہ سب جینیٹک اعمال نہ کریں ؟

۳۳۔ اگر نیک اعمال کر کے سب جو کمت (آزاد) ہو جائیں تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ پتھری (زمین) بالکل خالی خشک بیکار اور بیابان ہو جائیگی۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دیک ایشور کے دیک نیم بیکار اور خالی از حرکت ہیں اور ان کے ساتھ چار آرب تیس کروڑ برس کے سدھانت کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔ اور پرے کا نظارہ پہلے ہی قائم ہو جائے گا ؟

(باقی دارد)

# قربانی

(از مولوی عبدالرحمن صاحب میا نوری)  
 وَلِكُلِّ امْتِحَانٍ ثَمَرٌ لِّمَنْ كَرِهَ اللَّهُ اسْمًا لِلَّهِ عَلَى  
 مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ - پارہ ۱۷ -  
 ترجمہ اور ہر امت کیلئے ہم نے قربانی مقرر کر دی تھی تاکہ  
 جو کچھ خدا نے ان کو چار پائے عطا کئے ہیں ان پر  
 اللہ کا نام بوقت ذبح لیا کریں۔ عبد کا کمال اور کسی  
 سمادت یہ ہے کہ وہ اپنے مال و جان اور اولاد کو محبوبیت  
 کے سامنے قربان کر دے۔ محبت کا انتہائی مرتبہ یہی ہے کہ  
 اپنے محبوب کیلئے عزیز ترین چیز قربان کر دے جب کوئی  
 شخص کسی کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ تو اس کی خوشنودی  
 کیلئے بے ساختہ کہہ دیتا ہے کہ میں تجھ پر قربان اور فدا ہو  
 چکا ہوں۔ انسان تو بجائے خود حیوانات میں بھی قربان اور  
 فدا ہونے کا مادہ ہے۔ عشق و محبت کے غلبہ میں پروانہ  
 شمع پر شمار ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا  
 رزمہ قدیم کے ہر ملک اور ہر قوم میں قربانی کی رسم موجود  
 تھی۔ یہودی قوم میں شادی و فتح مندی و دیگر مواقع  
 پر قربانی کا جاتی رواج تھا۔ بعض قوموں میں قیدیوں کی

قربانی کا رواج تھا۔ بعض حین آدمی کی جان اپنے سبوت  
 کی نذر کیا کرتے تھے بعض قومیں اپنے بادشاہ کی وفات  
 پر دو ہزار گومیوں تک قربان کر دیا کرتے تھے عیسائی  
 مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سولی پر چڑھنا بھی قربانی  
 میں شمار کیا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک وہ قوم کے عوض سولی  
 پر چڑھے اور اپنی جان کو قربان کر دیا۔ ہندو مذہب میں بھی  
 قربانی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ اگلے زمانہ میں ریشیوں کی خاطر  
 پرند اور سرن اے جاتے تھے جیسے کہ منومہ تی وغیرہ میں لکھ  
 ہے لیکن سوائے مذہب اسلام کے ہر مذہب میں قربانی کا  
 طریق خالص بوجہ اللہ نہیں رہا تھا کوئی اپنے ذاتی مفاد  
 کا خاطر قربانی کرنے لگ گیا کسی نے اپنے ریشیوں کی  
 خوشنودی کیلئے کسی نے ہانصام سچے کے جوش میں  
 قربانی کا طریقہ اختیار کیا۔ اسلام نے شرک کی بیخ کنی  
 کی اور قربانی کو بھی خالص خدا تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے  
 کرنے کا حکم دیا۔ اپنی ذاتی غرض و مفاد یا بتوں کی  
 محبت و پریشانی یا کسی رشی اور نبی کی تعظیم کیلئے قربانی  
 منع کر دی گئی۔ داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا  
 اِنَّ صَلَواتِیْ وَرَحْمَتیْ وَحِیائی وَحالی تِلْکَ رَبِّ الطَّالِبِینَ -  
 میری نازیمری قربانی میری زندگی میری موت یہ خالص  
 اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش کر نیوالا ہے۔



صلہ دیا کرتے ہیں حقیقت میں یہ نفا بھی بڑا  
 امتحان اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دیا  
 اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے  
 رہنے دی کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم مخلصین کو ایسا ہی  
 صلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے

ایماندار بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے  
 ان کی سلتی کا بشارت دی کہ نبی اور نیک  
 بچوں میں سے ہوں گے  
 ہم مسلمان مسکن ملت ابراہیمی پیرو ہیں  
 اسلام نے ہمیں ہر سال سنت ابراہیمی کی  
 اتباع میں مہمانی کو قربانی کرنے کا  
 حکم دیا ہے۔ اس طرح ہر سال ہمیں  
 اللہ کے راستے میں جان اور  
 مال اور اولاد کا قربان کرنا  
 کرنا درس حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور

اسوہ ابراہیمی کے اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ  
 لڑکھ کریم کا ارشاد ہے :-

لن نیاں اللہ علیہا ولاد ماؤھا  
 ولکن ہلالہ التقویٰ منکم پارہا  
 سن اللہ

# احکام قربانی و بقرہ

ہر مومن عاقل بالغ مختلر متقیم مالک لصاب پر جب احکام شریعت  
 نے مسفقوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام قربانی واجب ہو

اور فتویٰ اس کے وجہ پر ہے ذی الحجۃ الحرام کی  
 دسویں تاریخ کے دن شروع ہوتے

پر قربانی ایسے مومن پر واجب  
 ہو جاتی ہے جو تکہ قربانی کیلئے

یکم ہے مولا تازہ لندید ہو کہ تکہ  
 وہ پھر لاپرتھاری سوراہا ہوگی لیکن

ہر طرح سے سبب ہو۔ لنگڑا یا پاچہ کا  
 خارشہ کوٹھن حنوکاں وغیرہ تیسرے حصے

سے تریوہ کا ہو جائیو نہیں جسے جانو  
 زیادہ پسندیدہ ہے۔ لیکن جو بھی ہو یا نہ

یا لٹنے سے کیا گیا ہو۔ حدیث شریف  
 میں بھی موجود ہے کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں بلی کر خضی کرنا۔

کبری سیکڑا بھیری بھٹرا ایک سال کا بگاٹے ہیں دو سال صرف  
 ورنہ چکی والا چرٹیکہ میٹا تازہ ہو چھ ماہ کا بھی جائز ہے

عید قربان کے دن گوشت سے افطار کرنا مستحب ہے۔ فوج  
 اس کے پاس تھار اتوی تھیا سیکڑا خود کرسے یا دوسرے مومن کو اجازت دیکر لے لپچے

قربانی کا بہترین وقت  
 دارالسلام عمر ذبیحہ بھیرہ کے بازار  
 اور مجلس طلبہ کی اعانت کرنا اور  
 عید ذی الحجۃ کے بقاء کے لئے  
 جہاد و جہد کرنا ہر سچے مسلمان کا  
 فرض ہے۔ ہر چہ ہمارے قربانی کا  
 بہترین صرف عابدان علوم میں  
 ہی چسکتے ہیں۔ عید ذی الحجۃ  
 اور شریعت حرات کوئی فرض ہے کہ  
 ہر چہ قربانی ان کے گناہوں کو حج کر کے نکلی  
 قیمت بزرگچہ می آکر ہزار سال فراموش  
 فائز مالکی عربی الا نصیار بھیرہ (پنجاب)



سامنے کرادے۔ اپنے ہاتھ سے کرنا افضل ہے۔ قربانی کا  
منہ قبلہ کی طرف کر کے کھوئے پر ایک پیر رکھے۔ اور گھنٹی ہر  
طرف گھم گھنڈی کے نیچے زنج کرے۔ اس وقت نیت کرے کہ  
اللہ جل شانہ کی رضا مندی کیلئے اُمّی تحسین حکم میں یہ قربانی کرتا  
ہوں۔ اور زبان سے پڑھے ان صلائی و نسکی و حجابی و حاتی  
للہ رب العالمین لا شریک لہ و بذالک اُمرت و انا من المسلمین  
اللہم قبل منی کما تقبلت من ابراہیم صلوات اللہ تعالیٰ علی  
نبیہ و علیہ الصلوٰۃ و السلام۔ لبم اللہ اللہ الکر۔ اس کے  
کہنے کے ساتھ ہی پھری حلقوم پر چل جائے جب تک حلقوم (نزعہ)  
مری (کھانا پانی جانیکا راستہ و نزعہ کے نیچے ہوتی ہے) دونوں  
وجہان (وہ دونوں رگیں جو ان دونوں کے دونوں طرف خون جاری  
ہوتے کا دیہ ہوتی ہے) یہ چاروں گھٹیاں لم یا کثیرہ حصہ ہر ایک کا  
کٹ جائے تاکہ دم مسوخ (یعنی حرام خون) اچھی طرح نکل جائے۔  
قربانی کے گوشت میں سے ایک تہائی فقرہ کو دنیا اور ایک تہائی  
اجاب کو دنیا اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اقربا کے کھانے میں صرف  
کرنا مستحب ہے۔ قربانی میں سے کوئی بڑا قصاب یا کسی اجیر کو اجرت  
میں دینا جائز نہیں۔ کھال اپنے صرف میں لستے ہیں۔ مثل  
ڈول یا مشک وغیرہ کے۔ اگر فروخت کریں تو قیمت مساکن  
وغیرہ کو خیر کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ کسی اجرت میں نہیں  
جاسکتی۔ بالخصوص ان کاموں کا عمدہ مصرف دارالعلوم

عزیز یہ واقع جامع مسجد بھیرہ ہے جس میں علم دین  
حاصل کرنے کیلئے طلباء دور دور سے آکر شریک تعلیم  
دینیہ ہتے ہیں۔ اور ان میں تین وصف مساکن۔  
مسافر۔ فقیر کے پائے جاتے ہیں۔ باقی مضمون منظر  
بزمہ کے حاشیہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ تک حاشیہ پر ملاحظہ ہو

## اعتذار

حضرت مولانا محمد نصیر الدین بگوی رحمۃ اللہ  
علیہ کی شہادت کے در ذاک حادثہ کی وجہ سے  
کارکنانِ جریدہ ہذا ترسب و تالیف مضامین کی طرف  
توجہ نہ کر سکے۔ اس صدمہ کا اثر ان کے دل و  
دماغ پر ستوی رہا۔ اس لئے جریدہ ہذا صرف  
۴۴ صفحات پر شائع ہو رہا ہے۔

انشاء اللہ آئندہ ماہ میں صفحات کی کمی کی  
تلافی کر دی جائیگی۔ (غلام حبیب نیچر)

## چرمائے قربانی کا بہترین مصرف

دارالعلوم عزیز یہ بھیرہ کے ناوا اور غفلت طلباء کی اعانت  
کرنا ہے۔ ہمدردانِ ملت قربانی کی کھالوں کو جمع کر کے ان کی قیمت  
بندوبست میں آدھار سال کر کے ناظم مالیات حزبِ نصایب بھیرہ

# مک انصاری الی اللہ

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو حزب الانصار کی امداد کیلئے ہاتھ بڑھائیے اس رکن بکر اس مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے آج سات سال سے یہ جماعت نہایت خاموشی کیساتھ سرگرم عمل ہے۔ دینی تعلیم کیلئے اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم عزیزیہ قائم ہے۔ امانہ رسالہ شمس الاسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرنے اور انہیں دین و فضل و عزائیت کے دامنِ زور سے نجات دلانے کیلئے بڑی سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں یا دیکھئے۔ رسالہ شمس الاسلام کا خریدنا یا اس کی اشاعت وسیع کرنے میں امداد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے جلد از جلد سکد ویش کرویں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں صرف طباعت و کتابت و کاغذ کے مصارف پورے کرنے کیلئے جدوجہد کا کام لیا پڑتا ہے۔ یقین جانئے کہ رسالہ کا ہر راہ کسی جگہ جانا ایک محفلِ عالم مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔ حکم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل دہ و اہل محلہ چندہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کرویں ایسے امامانِ مساجد کا فرض ہے کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو ہر راہ آگاہ کر دیا کریں۔

مندرجہ ذیل تبلیغی کتب دفتر شمس الاسلام سے مل سکتی ہیں۔ (۱) ختم رسالت بر مولفہ مولوی ماسٹر محمد بخش صاحب مسلم بی۔ اے۔ اس کتاب میں عقلی و نقلی دلائل سے مہذبانہ پیرایہ میں اثبات کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس موضوع پر اسے بہترین کتاب انجمن ایف بی پی کی قیمت ۱۰ روپے حقیقت شیعہ مولفہ مولوی قطبی شاہ صاحب۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مذہب شیعہ کا تمام دار و مدار صرف جو شیعہ پر قیمت ۱۰ روپے انجمن اب الحقیقیہ۔ مہندہ عرب عجم کے صلحہ علماء کا مشفقہ فتویٰ دربارہ کفر و ارتداد و مرزائیان و رافضیوں و دوبارہ عدم جواز بطرح زن بیہ نام و شیعہ و غیرہ قیمت ۵ روپے علاوہ ان میں قسم کی تبلیغی کتب ملنے کا پتہ:- میچ رسالہ شمس الاسلام بمحیدہ (پنجاب)



# دعوتِ عمل

حزب الانصار کے مقاصد اغراض و طریقہ عمل سرورق ہدیہ درج ہیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ یہ سوچے کہ یہ اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہے یا نہیں۔ اگر میں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسب توفیق حصہ لے۔ افسوس ہے کہ احکامات آج کل اس ضرورتی امر کی طرف توجہ نہیں کی۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس اسلامی نوپے کی آسپاری فرما سکتے ہیں۔

(۱) اپنی ماہواری آمدنی میں سے کچھ حصہ مقرر کریں۔ جو ماہ بہ ماہ حزب پنجاب کے رکن بن کر اور دوسرے رکن بننے کی ترغیب لیں اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے (۲) اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم غزیریہ کے غریب نادار طلباء اور یتیم و لاوارث بچوں کی علمی عطا فرمائیں جن کی تعلیم و تربیت و نواک رہائش کا ذمہ حزب الانصار نے لے رکھا ہے (۳) امانہ رسالہ نشی الاسلام کی اشاعت وسیع کرنے میں سعی فرمائیں (۴) تیمانی و مساکین و غریب آوارہ مسلم بچے جہاں ملیں ان کو تعلیم و تربیت کیلئے دارالعلوم غزیریہ بھیر میں بھیج دیں۔ تاکہ بڑی صحت کے اثر سے بچکر اسلام کے سچے خادم بن سکیں (۵) اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کی واسطے دارالعلوم غزیریہ میں بھیج دیں چار سال میں جمولی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ امانت مساجد کو مجبور کریں کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں اور اپنے بچوں کی تعلیم کیلئے بھیر میں بھیج دیں (۶) اہل قلم حضرات سالہ کی قلمی اعانت سے دریغ نہ فرمائیں اور محیر حضرات کا فرض ہے کہ کتابیں اپنی پاس سے خرید کر کتاب خانہ حزب انصاریہ وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دے سکیں جن کتب کی ضرورت ہو وہ بذریعہ سفار معلوم کر لیں (۷) اپنے علاقہ میں غیر مذہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کوائف مطلع فرماتے رہا کریں۔ اور اگر ضرورت ہو حزب الانصار کے مبلغین طلبہ ماکر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کریں (۸) اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہوں تو شعبہ تبلیغ حزب الانصار میں اپنا نام درج کر لیں

المعلن: ناظم حزب الانصار بھیرہ پنجاب

بائیں طرف کی تصویریں دیکھ کر حزب الانصار کے مقاصد و اغراض و طریقہ عمل سرورق ہدیہ درج کریں۔